سوال

میں راہ(ا)لل(55)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سئلہ تقدیر پر روشنی ڈالیں گے، کیا یہ بات درست ہے کہ اصل فعل تو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے اور کیفیت کے بارے میں انسان کو اختیار دے دیا گیا ہے؟ اس کی مثال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اگر کسی بندے کی تقدیر میں یہ لکھ دیا ہے کہ وہ مسجد بنائے گا تو وہ یقینی طور پر ضرور مسجد بنائے گا لیکن مسجد بنانے کی کیفیت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تقدیر کا یہ مسئلہ زمانہ قدیم ہی سے انسانوں کے مابین ایک نزاعی مسئلہ چلا آرہا ہے اس میں لوگ تین قسموں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ ان میں سے دو قسم کے لوگ تو افراط و تفریط میں بتلا ہیں اور ایک گروہ اعتدال پر قائم ہے۔

ِ قسم:

ں کی ہے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے عموم کو دیکھا ہے جس کی وجہ سے انہوں نے بندے کے اختیار سے آنکھیں بند کر لیں ہیں اس بنیاد پر ان کا کہنا ہے کہ انسان اپنے افعال کے سرانجام دینے کے لیے مجبور ہے اور اسے قطعاً کوئی اختیار حاصل نہیں، لہٰذا انسان کا تیز آندھی وغیرہ کی وجہ سے چھت سے گ

سری قسم:

وں کی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ بندے کو اپنے افعال کے کرنے یا نہ کرنے میں مکمل اختیار حاصل ہے۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا ہے اس بناء پر وہ یہ کہتے ہیں کہ بندہ اپنے افعال کو سرانجام دینے میں خود مختار ہے، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا اس سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔

پر قائم لوگوں نے دونوں اسباب کی بنظر بصارت چھان بین کی، اسی بنا پر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے عموم کو بھی دیکھا اور بندے کے اختیار پر نظر دوڑائی اور کہا کہ بندے کا فعل اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور بندے کے اختیار سے وجود میں آتا ہے۔ لہٰذا انسان کے چھت سے تیز آندھی وغیرہ کی وجہ سے گرنے اور ا

ہے کہ آگ سے بھاگ کر ایسی جگہ چلے جانے کا تعلق جہاں وہ اس سے محفوظ رہے اس کے اختیار سے ہے، اسی طرح خوب صورت، کشادہ اور پاکیزہ مکان میں سکونت اختیار کرنا بھی اس کے اپنے اختیار کے بموجب ہے، حالانکہ آگ سے بھاگنا اور اچھے مکان میں سکونت اختیار کرنا، دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی قضا وقدر

ب کسی بندے کی تقدیر میں لکھ دیا ہو کہ وہ مسجد بنائے گا، تو وہ یہ مسجد تو ضرور بنائے گا لیکن اس کے بنانے کی کیفیت کے بارے میں اختیار اس کی عقل کو دے دیا گیا ہے، ہمارے خیال میں یہ مثال سرے سے درست ہی نہیں۔ کیونکہ اس مثال سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسجد بنانے کی کیفیت کا مستقل اختیا

رے میں تم نے جو یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جس گناہ کو اس کے مقدر میں لکھ رکھا ہے وہ یقینی طور پر اسے کرے گا، لیکن اس کے کرنے کی کیفیت اور اس کے لیے سعی و کاوش کو اس کی عقل پر چھوڑ دیا گیا ہے، تو اس مثال کے بارے میں بھی ہم وہی کہیں گے جو ہم نے مسجد بنانے کی مثال کے بارے میں کہا۔

أَلَم تَعلَم أَنَّ اللَّهَ يَعلَمُ ما فِى السَّماءِ وَالأَرضِ إِنَّ ذٰلِكَ فى كِتـٰبٍ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسيرٌ‌ ٧٠... سورة الحج

ان اور زمین میں ہے، اللہ اس کو جانتا ہے، یہ (سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے بے شک یہ سب کچھ اللہ پر آسان ہے۔''

فرمایا:

وَكَذٰلِكَ جَعَلنا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا شَيـٰطينَ الإِنسِ وَالجِنِّ يوحى بَعضُهُم إِلىٰ بَعضٍ زُخرُفَ القَولِ غُرورًا وَلَو شاءَ رَبُّكَ ما فَعَلوهُ فَذَرهُم وَما يَفتَرونَ ١١٢... سورة الأنعام

مان (صفت) انسانوں اور جنوں کو ہر پیغمبر کا دشمن بنا دیا تھا، وہ دھوکا دینے کے لیے ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی ہوئی باتیں ڈالتے رہتے تھے اور (اے نبی!) اگر آپ کا پروردگار چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے، لہٰذا آپ ان کو اور جو کچھ یہ افترا کرتے ہیں اسے چھوڑ دیں۔''

فرمایا:

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثيرٍ مِنَ المُشرِكينَ قَتلَ أَولـٰدِهِم شُرَكاؤُهُم لِيُردوهُم وَلِيَلبِسوا عَلَيهِم دينَهُم وَلَو شاءَ اللَّهُ ما فَعَلوهُ فَذَرهُم وَما يَفتَرونَ ١٣٧... سورة الأنعام

بہت سے مشرکوں کے لیے ان کے دیوتاؤں نے ان کی اولاد کا قتل پسندیدہ بنا رکھا ہے تاکہ وہ انہیں ہلاکت میں ڈال دیں اور ان کے لیے ان کا دین مشکوک بنا دیں اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے، لہٰذا آپ ان کو اور جو کچھ وہ جھوٹ باندھتے ہیں اسے چھوڑ دیں۔''

فرمایا:

وَلَو شاءَ اللَّهُ مَا اقتَتَلَ الَّذينَ مِن بَعدِهِم مِن بَعدِ ما جاءَتهُمُ البَيِّنـٰتُ وَلـٰكِنِ اختَلَفوا فَمِنهُم مَن ءامَنَ وَمِنهُم مَن كَفَرَ وَلَو شاءَ اللَّهُ مَا اقتَتَلوا وَلـٰكِنَّ اللَّهَ يَفعَلُ ما يُريدُ ٢٥٣... سورة البقرة

تو ان سے پچھلے لوگ اپنے پاس کھلی نشانیاں آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے اختلاف کیا، تو ان میں سے بعض تو ایمان لے آئے اور بعض کافر ہی رہے اور اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ باہم جنگ وقتال نہ کرتے، لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

مور کے بارے میں، جو موجب تشویش ہوں اور ان کے ذریعہ تقدیر کے ساتھ شریعت کی مخالفت کا احتمال ہو نہ تو خود اپنے دل میں کچھ سوچے اور نہ کسی کے ساتھ اس بارے میں بحث و تکرار کرے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ انداز نہ تھا، حالانکہ وہ حقائق کو معلوم کرنے کے لوگوں میں سب سے زیادہ

«مَا مِنكُم مِن أَحَدٍ إِلَّا وَقَد كُتِبَ مَقعَدُهُ مِنَ الجَنَّةِ وَمَقعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقُلنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِل؟ (وفی روایة أفلا نتكل علی كتابنا وندع العمل) قال: لَا اِعمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّر» (صحیح البخاری، کتاب القدر، باب وکان أمر الله قدرا مقدورا، ومسلم، کتاب القدر، باب کیفیة خلق الآدمی فی بطن أمه (٢٦٤٧)

ھ دیا گیا ہے۔ ''ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم بھروسا نہ کر کے نہ بیٹھ رہیں؟ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ 'کیا ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسا نہ کر لیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں؟'' آپ نے فرمایا: ''نہیں، تم عمل کرو، ہر ایک کے لیے (اس کے عمل کو) آسان کر دیا گیا ہے۔''

ر ایک دوسری روایت میں ہے :

«اِعْمَلُوا فَكُلٌّ يُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَہْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَہْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَہْلِ الشِّقَاءِ فَيُيَسَّرُ بِعَمَلِ أَہْلِ الشَّقَاوَةِ» (صحیح البخاری، التفسیر، باب : فسنیسرہ للعسری ح : ۴۹۴۹ و صحیح مسلم، القدر، باب کیفیۃ خلق الآدمی فی بطن امہ ح : ۲۶۴۷ و مسند احمد : ۱/۱۲۹)

ـ کو اس عمل کی توفیق ملتی رہتی ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے، چنانچہ جو شخص اہل سعادت میں سے ہو، اس کے لیے سعادت کے عمل کو آسان کر دیا جاتا ہے اور جو شخص اہل شقاوت میں سے ہو، اس کے لیے شقاوت و بدبختی کے عمل کو آسان کر دیا جاتا ہے۔ ''

ٓپ نے ان آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی :

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ٥ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ٦ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى ٧ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى ٨ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى ٩ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى ١٠ ... سورة الليل

راستے میں مال) دیا اور پرہیزگاری کی اور نیک بات کو سچ جانا، یقینا ہم اسے آسان طریقے (نیکی) کی توفیق دیں گے اور جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا رہا اور نیک بات کو جھوٹ سمجھا، تو یقینا ہم اسے مشکل راہ (بدی) کے لیے سہولت دیں گے۔ ''

، سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب تقدیر پر بھروسا کرتے ہوئے عمل ترک کر دینے سے منع فرمایا ہے الایہ کہ اس بات کے معلوم کرنے کا کوئی راستہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب تقدیر میں اس کے لئے کیا لکھ رکھا ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے بندوں کو اپنی استطاعت او

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ115

محدث فتویٰ